تذکرہ

شاہِ جماعتؒ

تسوید و ترتیب

حضرت الحاج حافظ پیر سید حیدر حسین شاہ صاحبؒ

نبیرہ اعلیٰ حضرت امیرِ ملت محدث علی پوری

bakhtiar2k@hotmail.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ
مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ

تذکرۂ
شاہِ جماعتؒ

تسوید و ترتیب
حضرت الحاج حافظ پیر سید حیدر حسین شاہؒ صاحب
نبیرہ اعلیٰ حضرت امیرِ ملت محدث علی پوری

جماعتیہ حیدریہ پبلشرز
400- ہنزہ بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
Cell: 0300-4660246

bakhtiar2k@hotmail.com

ضابطہ

کتاب ________ تذکرۂ شاہِ جماعتؒ

تسوید و ترتیب ________ حضرت الحاج حافظ پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب
نبیرہ اعلیٰ حضرت امیر ملت محدث علی پوری

تعداد ________ 1000

قیمت ________ 225 روپے

سال اشاعت سوئم ________ 2008ء ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

سرورق۔کمپوزر ________ محمد راشد، سرور عباس

پبلشر ________ جماعتیہ حیدریہ پبلشرز 400 - ہنزہ بلاک، علامہ اقبال لاہور

پرنٹرز ________ سلطان ڈیزائنرز اینڈ پرنٹرز لاہور 6304333,6371333

پر لایا گیا۔ اور آپؒ کی صدارت کے اعلان کے بعد جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت کلام مجید کے بعد آپؒ یکلخت جوش میں جلسہ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ جناح کو کوئی کافر کہتا ہے، کوئی مُرتد بناتا ہے۔ کوئی ملعون ٹھہراتا ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ وہ وَلیُ اللہ ہے۔ آپ لوگ اپنی رائے سے کہتے ہیں لیکن میں قرآن وحدیث کی رُو سے کہتا ہوں۔ آپؒ نے اس موقعہ پر یہ آیت مبارک تلاوت فرمائی ان الذین آمنو وعملو الصالحات سیجعل لھم الرحمٰن ودا ۔ (جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت پیدا کر دیتا ہے) اس لیڈر کی محبت جو ہندوستان کے کروڑوں مسلمانوں کے دل میں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہے[1]۔ الغرض آپؒ کو حضرت قائدِ اعظمؒ اور مسلم لیگ سے دلی محبت تھی اور یہ محبت تادمِ آخر رہی۔ اور آپؒ ہی کی عملی تائید اور قلبی توجہ کی بناء پر مسلم لیگ کو کامیابی نصیب ہوئی اور پاکستان معرضِ وجود میں آیا اور آپؒ ہی کی مقبول دعاؤں کی بدولت حضرت قائدِ اعظمؒ کو دینی و دُنیاوی مدارج میں ترقی حاصل ہوئی۔ لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو حضرت قائدِ اعظمؒ کے اسلام پر شک کرتے ہیں جس سے ان کی حضرت قائدِ اعظمؒ اور تحریکِ پاکستان سے دل برداشتگی پائی جاتی ہے۔ ان کے علاوہ ایک خاص طبقہ ایسا بھی ہے جو قیامِ پاکستان سے قبل حضرت قائدِ اعظمؒ اور تحریکِ پاکستان کی علانیہ اور در پردہ مخالفت کرتا رہا لیکن پاکستان بن جانے کے بعد ذاتی مفاد اور غرض مندانہ نکتہ نگاہ سے حضرت قائدِ اعظمؒ کے گُن گانے لگا۔

---

[1] ہفت روزہ اخبار الفقیہہ امرتسر۔ جلد ۱۹۳۶ء

اور پاکستان کا ہمدرد بن گیا۔ اسی طبقہ کے چند معزز نمائندے آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے ۱۹۴۶ء کے اجلاسوں میں بھی شامل تھے جنہوں نے حضرت قائدِ اعظمؒ کے متعلق آپؒ کے کلماتِ طیبات سن کر اور اپنی ناکامی دیکھ کر شور مچایا اور اجلاس کو درہم برہم کر دیا تھا۔ ان کے متعلق مصنف "حیاتِ قائدِ اعظمؒ" ذرا وضاحت سے یوں خامہ فرسا ہیں: "خود مسلمانوں کا ایک گروہ اپنوں سے کٹ گیا اور مخالفین کی صفوں میں جا ملا۔ یہ وہ بزرگ تھے جو اپنے آپ کو ناخدا بتاتے تھے مگر کشتی کو سپردِ آب کرنا ان کا عزم تھا۔ یہ وہ غم خوار تھے جو گلہ کی نگہبانی اپنا فرض بتاتے تھے مگر بھیڑوں کو پھاڑ کر چٹ کر جانا ان کا مقصد تھا۔ یہ وہ کرمفرما تھے جو گھر کو تاخت و تاراج کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ یہ بزرگ ہندو کانگریس کے زرخرید غلام تھے جن کو گاندھی جی کے بھوشن شالوں سے پرشادے ملتے تھے۔ اور اس کے صلے میں مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنا ان کا کام تھا۔ ان بے چاروں کو یہ فکر تھی کہ دس کروڑ مسلمانانِ ہند، من حیث القوم اپنی تنظیم کر کے کہیں اسلام کو آزاد کرانے میں کامیاب نہ ہو جائیں۔ چنانچہ وہ قریہ بقریہ، شہر بشہر اپنے جبہ و عمامہ اور اپنی توندوں سے مسلح ہو کر مسلمانوں کو بہکانے چل کھڑے ہوئے۔ ان کی ستم کوشیوں کا ادنیٰ نمونہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے محسنِ عظیم قائدِ اعظم محمد علی جناح کے بے مثال جذبۂ اخلاص و ایثار کا مذاق اڑاتے اور جگہ جگہ ان کا فوٹو لیے پھرتے کہ داڑھی مونچھ منڈا یہ انسان مسلمانوں کا قائد ہو سکتا ہے؟" لیکن آپؒ نے ایسے ہی کئی طرح کے اعتراضات کا جواب دے کر ان کا رد فرمایا۔ اور اپنے مسلک پر ثابت قدم رہے۔ اور

پُرخلوص و بے لوث حمایت فرما کر حضرت قائدِ اعظمؒ کی مساعی کو کامیابی سے ہمکنار فرمایا۔ آپؒ کی نظرِ کیمیا اثر نے ان کی قلب ماہیت کر دی اور ان کو حضرت رومیؒ پاکستان کے الفاظ میں مردِ مومن اور اصطلاح صوفیہ میں ولی اللہ بنا دیا۔ افسوس ہے اُن مسلمانوں پر جنہوں نے آلِ رسولؐ اور اپنے وقت کے مقتدر رُوحانی پیشوا کے قول کے خلاف آواز بلند کی اور ملک میں انتشار و اختلاف کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کی۔ آپؒ نے ۱۹۴۳ء میں حضرت قائدِ اعظمؒ کو ولی اللہ کا لقب دے کر اپریل ۱۹۴۶ء میں اس کا اعلان فرمایا تھا۔ لیکن حضرت رومیؒ پاکستان ۱۹۳۷ء میں اپنے ایک مکتوب میں حضرت قائدِ اعظمؒ کو کیا تحریر فرماتے ہیں، ملاحظہ ہو:۔

"ایک طوفان ہے جو شمال مغربی ہندوستان کی جانب اور جو اغلباً کل ہندوستان کی طرف اُمڈا چلا آ رہا ہے۔ ہندوستان میں صرف آپ ہی وہ مردِ مومن ہیں کہ جنکی ناخدائی کی نسبت ملت کا یہ تصور حق بجانب ہے کہ وہ اسے گرداب بلا سے بچا کر امن و سلامتی کے ساحل تک پہنچا سکتی ہے"[1] صرف یہی نہیں بلکہ موصوف کی حضرت قائدِ اعظمؒ کے متعلق اٹل رائے یہ تھی کہ مسٹر جناح کو خدائے تعالیٰ نے ایک ایسی خوبی عطا کی ہے کہ پورے ہندوستان کے کسی مسلمان میں مجھے نظر نہیں آتی۔ کسی نے پوچھا کہ وہ خوبی کیا ہے؟ تو آپؒ نے جواب دیا کہ وہ ہوس کوش نہیں۔ خودی[2] فروش نہیں۔ اور نواب بہادر یار جنگ نے اپنے خیالات کا اظہار اس طرح کیا تھا کہ "یہ دبلا پتلا داڑھی منڈا انسان جناح نہیں خدا کا فضل[2] ہے۔

---

[1] ملاحظہ ہو "اقبال اور پاکستان"   [2] ملاحظہ ہو "حیاتِ قائدِ اعظم"

اہلِ بصیرت صاحبِ دِل اکابرینِ ملت کی محولہ بالا آرا پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ملت پر اور بالخصوص معترضین پر اصل حقیقت کا انکشاف اور اعلحضرتؒ کی نکتہ رسی اور دقیقہ سنجی کا بالوضاحت اظہار ہوجائے۔ اعلحضرتؒ کی توجہ باطنی اور فیضانِ نظر نے حضرت قائدِ اعظمؒ میں خاص تغیر پیدا کردیا۔ اور ایک دفعہ دُنیا پر واضح کردیا کہ ؎

درِ فیضِ حق بند جب تھا نہ اب کچھ
فقیروں کی جھولی میں اب بھی ہے سب کچھ
نہیں ملتی یاں بھیک زاہد کسی کو
بہت جانچ لیتے ہیں دیتے ہیں تب کچھ

آپؒ نے حضرت قائدِ اعظمؒ کو مسلم لیگ میں آنے کے بعد سے ۱۹۴۰ء تک خوب جانچا پرکھا اور نگاہِ باطن سے ان کی سیرت کا جائزہ لیا۔ اور بتدریج ان کے حال پر توجہ مبذول فرماتے گئے۔ یہاں تک کہ ۱۹۴۳ء میں "ولی اللہ" کے لقب سے نواز دیا۔ اور ارکانِ اسلام کا پابند بنا دیا۔ اور حیاتِ دُنیاوی اور اُخروی کی کایا پلٹ دی ؎

کوئی اندازہ کرسکتا ہے اس کے زورِ بازو کا
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

کل کی بات ہے کہ حضرت قائدِ اعظمؒ کے یومِ ولادت کے موقع پر لندن میں ایک انگریز سیاستدان مسمی سر ادلف کیرو اپنے پیام میں حضرت قائدِ اعظمؒ کو مجدد مانتا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے، کہ

مسٹر جناح محض سیاست دان ہی نہیں تھے۔ یہی وجہ ہے کہ سیاست دان ان کے متعلق اچھی رائے نہیں رکھتے۔ مسلمانوں کے الفاظ میں ان کو مجدد کہہ سکتے ہیں۔ جو صدی میں صرف ایک ہوتا ہے اور عقیدہ کی نئی ترجمانی سے اپنے پیروکاروں کو صحیح راستہ پر لگا دیتا ہے[1]۔

گویا اس طرح آپؒ نے دنیا سے حضرت قائدِ اعظمؒ کے متعلق اپنا قول تسلیم کرالیا۔ یوں تو ملت کی خدمت ہر فرد و بشر کے ذمہ فرض ہے لیکن جنہیں خدائے ارض و سما خاص صلاحیتیں بخشے اور اس منصب پر مامور فرمائے ان کی پشت پناہی اپنے بندگانِ خاص پر واجب فرما دیتا ہے اور وہ بامرِ الٰہی یہ خدمت بجالاتے ہیں۔ چونکہ اعلیٰحضرتؒ اس صدی کے سربرآوردہ کاملین میں سے تھے اس لیے آپؒ نے اپنی توجہ حضرت قائدِ اعظمؒ کی قومی و ملی خدمات پر مرکوز فرما دی اور ان کے حصولِ مقاصد میں ظاہری و باطنی ہر اعتبار سے امداد و دستگیری فرمائی ؎

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب و کار آفریں کار کشا کارساز

کتب تاریخ و سیر کے مطالعہ سے یہ حقیقت آشکارا ہے کہ حضرت خواجہ خواجگان سید بہاؤالدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے امیر تیمور گورگانی کی اعانت فرمائی اور حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانیؒ نے مہم سومنات میں حضرت سلطان غازی محمود غزنویؒ کی پشت پناہی فرمائی۔ اور قیوم زماں حضرت خواجہ محمد معصوم فاروقی مجددی سرہندیؒ نے حضرت عالمگیرؒ کی سرکش بھائیوں کے مقابلہ

---

[1] روزنامہ جنگ کراچی مورخہ ۱۲ر جنوری ۱۹۵۹ء

میں اور مہم دکن و محاصرۂ گولکنڈہ کے موقع پر حضرت یوسفین ؒ نے مدد فرما کر انہیں مظفر و منصور بنا دیا۔

ع کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زورِ بازو کا
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

بالکل اسی طرح حصولِ پاکستان کی مہم میں اعلحضرتؒ نے قائدِ اعظمؒ کی امداد فرمائی۔ چنانچہ بفضلِ تعالیٰ پاکستان کی علیحدہ حکومت تسلیم کر لی گئی اور اقتدار کی منتقلی کا اعلان کیا گیا۔ اس موقعہ پر آپؒ کوئٹہ (بلوچستان) میں بغرض بحالی صحت تشریف رکھتے تھے۔ یہاں سے آپؒ نے حضرت قائدِ اعظمؒ کو ان کی مساعی جمیلہ کی عظیم الشان کامیابی پر نامۂ تبریک و تہنیت مع تحفہ روانہ فرمایا۔ جس کا حضرت قائدِ اعظمؒ نے اپنے جوابی مکتوب میں شکریہ ادا فرمایا۔ اس مکتوب کے لفظ لفظ سے حضرت قائدِ اعظمؒ کے دِلی جذبات تشکر و عقیدت ٹپکتے ہیں۔ (مکتوب قائدِ اعظمؒ انگریزی میں ہے)۔

رفاہی خدمات

آپؒ کا وجود اس برِصغیر کے مسلمانوں کے لیے بالخصوص آیۂ رحمت تھا۔ آپؒ نے زائد از صد سالہ حیاتِ مستعار میں اسلام کی جو جلیل القدر خدمات انجام دی ہیں۔ اُن کی نظیر نہیں ملتی۔ علمی۔ قومی۔ مذہبی۔ سیاسی اور روحانی میدانوں میں مسلمانوں کی نمائندگی و رہنمائی فرما